ijindex
digital directory of indian journals

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

Excel's International Journal of Social Science & Humanities

An International Peer Reviewed Journal

April - 2021
Vol. I No. 16

EXCEL PUBLICATION HOUSE
AURANGABAD

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College
MUDDEBIHAL-586212
Dt: Vijayapur.

ijindex
digital directory of indian journals

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

Excel's International Journal of Social Science & Humanities

An International Peer Reviewed Journal

April - 2021
Vol. I No. 16

EXCEL PUBLICATION HOUSE
AURANGABAD

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

M.G.V.C. Commerce & Science College MUDDEBIHAL -586212 Dt: Vijayapur

فہرست

اورنگ آباد کا ایک مخفی گوہر: رؤف انجم
ڈاکٹر قاضی نوید 1

اُردو شاعری کے ذریعے حقوقِ اطفال کا فروغ وتحفظ
ڈاکٹر عبدالرّب 6

اردو صحافت کا آغاز وارتقاء
ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون مجیب الحسین 10

یلدرم کی افسانہ نگاری
ڈاکٹر فیاض فاروقی 14

بیگ احساس کی افسانوی بصیرت
ڈاکٹر ناظم الدین منور 17

مولانا ابوالکلام آزاد کی صحافی خدمات
ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ محمد یوسف خطیب 22

فکشن کا معتبر حوالہ۔۔۔۔۔۔۔۔انل ٹھکر
ڈاکٹر عتیق احمد قریشی محمد ابرار الحق عبدالظاہر امجد 25

مولانا ابوالکلام آزاد کا صحافتی سفر
ڈاکٹر شاہدہ مناف 30

مولانا ابوالکلام آزاد کی معاشرتی تعمیر نو وسیکولر خیالات
ڈاکٹر عبدالرحیم اے۔ ملاّ۔ 34

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College
MUDDEBIHAL -586212 Dt: Vijayapur

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

مولانا ابوالکلام آزاد کی معاشرتی تعمیر نو و سیکولر خیالات

ڈاکٹر عبدالرحیم اے۔ ملاّ۔

''میں مسلمان ہوں اور مجھے ہندوستانی ہونے پر فخر ہے!

میں ہندوستان کے ناقابلِ تسخیر اتحاد کا ایک حصہ ہوں''

ہندوستان کی آزادی کا جب ہم ذکر کرتے ہیں۔ خاص طور پر مسلم رہنماؤں کی فہرست میں درجۂ اول خاص نام آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کا نام بڑے عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ جنہیں خدا نے بیک وقت بہت ساری خوبیوں واوصاف سے نوازا تھا۔ جہاں وہ ایک بڑے انشا پرداز، جادو بیان خطبہ بے مثال صحافی و ایک بہترین مفسر تھے۔ وہیں ایک دوراندیش سیاستدان بھی تھے۔ اگر ہم آج ملک کی موجودہ صورتحال و مسلم قیادت کا مشاہدہ کریں تو میرے خیال میں مولانا آزاد کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک بھی دوراندیش لیڈر ایسا نہیں ملا جوان کی صحیح معنوں میں نمائندگی کرتے ہوئے ان کی آواز کو برسراقتدار ایوان تک پہنچا سکے۔ زیر بحث مضمون میں ہمارا مقصد مولانا آزاد کی حیات وفن کے حوالے سے مختصراً معلومات مشترکہ کرنا ہے۔

مولانا آزاد کی ابتدائی زندگی:

مولانا ابوالکلام آزاد کا حقیقی نام ابوالکلام محی الدین احمد آزاد تھا۔ لیکن ان کو شہرت ومقبولیت ابوالکلام آزاد کے نام سے ملی۔ آپ کی پیدائش ۱۱ نومبر ۱۸۸۸ء سعودی عرب کے شہر مکہ معظمہ میں ہوئی۔ آپ کے والد محمد خیرالدین کا تعلق مدینہ سے تھا۔ آپ کے آباء واجداد کا سلسلہ نسب شیخ جمال الدین سے ملتا ہے۔ جو اکبر اعظم کے زمانے میں ہندوستان آئے تھے اور پھر یہیں پر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی یعنی ۱۸۵۷ء میں آزاد کے والد کو ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑی تھی اور پھر کئی سال عرب میں بسر کیے کیوں کہ مولانا کی پیدائش مقدس مکہ مکرم کی ہے۔ اس لیے آپ کا زیادہ تر بچپن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ پھر جامعہ ازہر (مصر) چلے گئے۔ آپ بہت ذہین تھے اور مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ آپ کے بچپن کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ آپ کو بچپن میں جو جیب خرچ کے لئے پیسے ملتے ان کو جمع کر کے موم بتیاں خرید لاتے اور رات کو لحاف میں موم بتی جلا کر پڑھتے چنانچہ اسی طرح پڑھنے کی کوشش میں ایک شب اپنا لحاف جلا لیا تھا۔ آپ نے ۱۴ سال کی عمر میں ہی علوم مشرقی کا تمام نصاب مکمل کر لیا تھا۔

مولانا آزاد کی صحافت:

مولانا آزاد کی صحافت کی صلاحیتوں کا اندازا اس بات سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ۱۵ سال کی عمر میں

Commerce & Science College M.G.V. Vijayapur

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

ماہوار جریدہ ''لسان الصدق'' نام سے جاری کیا۔ جس کی اس وقت اردو زبان کے پہلے نقاد مولانا حالؔی نے بڑی تعریف کی تھی۔ بعدازاں مولانا آزاد نے ۱۹۱۴ء میں ''الہلال'' نکالا یہ اپنی طرز و نوعیت کا پہلا پرچہ تھا۔ دراصل یہ پرچہ ترقی پسند سیاسی تخیلات اور عمل پر پوری اُترنے والی مذہبی ہدایت کا گہوارہ اور بلند پایہ ادب کا ایک بہترین نمونہ تھا۔ مولانا آزاد کا شمار ۲۰ویں صدی کے بہترین اردو مصنفین میں کیا جاتا ہے۔ مولانا نے کئی کتابیں لکھیں۔ جن میں غبار خاطر، انڈیا ونس فریڈم (انگریزی میں)، تزکیہ ترجمان القرآن سرفہرست ہیں۔ اس کے علاوہ الہلال، البلاغ نامی اردو کا ہفت روزہ اخبار جولائی ۱۹۱۲ء میں کلکتہ سے جاری کیا۔ یہ اخبار ٹائپ میں شائع ہوتا تھا اور تصاویر سے مزین وسنجا ہوتا تھا۔ اس میں مصری اور عربی اخبارات سے بھی خبریں ترجمہ کر کے شائع کی جاتی تھیں۔

مولانا آزاد کی خطوط نگاری:

مولانا آزادؔ کی خطوط نگاری کا بہترین مجموعہ غبار خاطر ہے۔ دراصل یہ تمام خطوط نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی، رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ کے نام لکھے گئے۔ یہ سبھی خطوط قلعہ احمد نگر میں ۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۵ء کے درمیان میں زمانۂ اسیری میں لکھے گئے۔ مولانا کی زندگی کا ایک بڑا حصہ قید و بند میں گزرا۔ مگر اس بار قلعہ احمد نگر کی اسیری پہلے کی نسبت کچھ زیادہ ہی سخت تھی کیوں کہ اس بار نہ کسی سے ملاقات کی اجازت تھی اور نہ کسی سے خط و کتابت کی اس لئے مولانا آزادؔ نے دل کا غبار نکالنے کے لئے جو راستہ ڈھونڈ نکالا وہ خط لکھنے کا مشغلہ تھا اور انہوں نے خطوط لکھ کر اپنے ہی پاس محفوظ کرنا شروع کر دیے۔ مولانا نے اسی مناسبت سے ان خطوط کو غبارِ خاطر کا نام دیا اور خط غبار من است این غبار خاطر سے اسے تعبیر بھی کیا۔ ایک خط میں شیروانی صاحب کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ جانتا ہوں کہ میری صدائیں آپ تک نہیں پہنچ سکیں گی۔ تاہم طبع نالہ سنج کو کیا کروں کہ فریاد و شیون کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ جس قید خانے میں صبح ہر روز مسکراتی ہو۔ جہاں شام ہر روزہ پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو۔ جس کی راتیں کبھی ستاروں کی قندیلوں سے جگمگانے لگتی ہوں۔

مولانا آزاد ایک عظیم سیکولر لیڈر:

برصغیر میں ہمارا ملک ہندوستان ایک واحد ایسا ملک ہے جس میں مختلف قومیں ونسلیں دنیا کے دور دراز علاقوں سے چل کر سرزمین ہند پہنچی۔ صرف اس لئے نہیں کہ زمین زرخیز تھی یا ندیوں میں روانی بلکہ یہاں کی بھائی چارگی اور رواداری نے انہیں اپنا لیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کے ہو کر رہ گئے۔ ویسے قدیم سے یہاں مختلف اقوام آتی رہیں اور اخیر میں مسلمان یہاں پہنچے۔ دو تہذیبوں کا سنگم (مِلن) ہوا۔ جسے ہم گنگا جمنی تہذیب کہتے ہیں۔ یہ ملاپ ایک تاریخی ملاپ تھا اور یہاں سے ہندوستان ایک نئی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک نئے خواب کی تعبیر بن کر اپنی دولت اور اپنی وراثت ساتھ لے آئے اور یہاں کی زبان تہذیب دولت وراثت سے گھل مل گئے۔ اب ہزار سال سے زائد کا عرصہ ہوا۔ مسلمان یہاں ہیں اور رہیں گے۔ اس قوم کا اس ملک پر اتنا ہی حق ہے جتنا ہمارے ہندو بھائیوں کا۔ ہمارے ہزار سال سے زائد ہندو مسلم امتزاج

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College MUDDEBIHAL-586212 Dt: Vijayapur.

سے ایک مشترکہ تاریخ (Common History) بنی ہے۔

مولانا آزاد میں ہندو مسلم اتحاد کی فکر اور ان کی انسانیت نوازی کا جذبہ ہی تھا کہ انہوں نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اور تحریک آزادی سے وابستہ ہوئے۔ انہیں انڈین نیشنل کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا۔ صرف ایک بار صدر نہیں بلکہ سات (۷) بار منتخب ہوئے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ آج اگر آسمان سے کوئی فرشتہ قطب مینار پر اُترے اور کہے کہ لیجئے ہندوستان آزاد ہو جائے گا مگر ہندو مسلمانوں کا اتحاد نہیں رہے گا تو میں ایسی آزادی کو ٹھکرادوں گا اور کہوں گا کہ آزادی کو ٹھکرادوں گا۔ اور کہوں گا کہ آزادی کی منزل ہم سے چاہے جتنی دور چلی جائے لیکن ہندو مسلم اتحاد کی قیمت پر آزادی حاصل نہیں کریں گے۔ وہ ہندوستانی تہذیب اور مذہب اور مذہبی افکار ہی کے نہیں بلکہ ساری دنیا کی تہذیبوں اور مذاہب کے چاہنے والے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر مذہب میں انسانیت کی بقا کا سامان ہے۔ یہ تہذیب میری ہے تمام مذاہب کی ابدی سچائیاں اور دنیا کی ساری تہذیبوں کی خوبصورتی یہ میرا ورثہ ہے۔ مولانا آزاد واحد ایسے ہندوستانی رہنما ہیں جنھوں نے لحہ آخر تک اور پھر اپنی زندگی کی آخری سانس تک تقسیم ہند کی مخالفت کی جب پاکستان بنانے کا مطالبہ شدت اختیار کرتا گیا اور انگریزوں نے ملک کو تقسیم کرنے کا منصوبہ پیش کیا۔ مولانا آزاد کے لیے بڑے اطمینان کی بات یہ تھی کہ گاندھی جی تقسیم ملک کے خلاف ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن جب خون خرابہ بڑھنے لگا تو گاندھی جی نے بھی بادل نخواستہ تقسیم ملک کی حامی بھرلی۔ گاندھی جی نے تقسیم کے المیہ کو ٹالنے کے لیے ایک تجویز پیش کی تھی جسے کانگریس نے نہیں مانا۔ جنگ آزادی کی کامیابی، تقسیم وطن کی وجہ سے ناکامی میں بدل کر رہ گئی۔ کانگریس نے اس جنگ کی قیادت کی تھی۔ جس کے ایک بلند قامت رہنما مولانا آزاد تھے۔ آزادی ملتے ہی کانگریس کے چند لیڈران کو حاشیے پر لانے کی کوشش کی۔ آخر کار ملک آزاد ہوا۔ ایک اندازے کے مطابق مجاہدین آزادی میں مولانا آزاد واحد ایسے مجاہد آزادی ہیں جن کی پوری عمر کا ہر ساتواں دن جیل میں گزرا۔ اتنی طویل قید انہوں نے کس لئے برداشت کی تھی۔ اس وطن کے لئے جس پر بد قسمتی سے آج وہ لوگ قابض ہیں جو ملک کی آزادی کے لئے کوئی قربانی نہیں دی بلکہ مجاہد آزادی کے خلاف انگریزوں کی طرف داری کی۔

ملک کی تقسیم کے موقع پر دہلی سے جو مسلمان پاکستان کا رخ کر رہے تھے اس وقت مولانا آزاد نے دہلی کی جامع مسجد کی سیڑھیوں سے ان سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم اپنے اسلاف کی نشانیاں اپنی وراثت اپنی جائیدادیں چھوڑ کر ایک انجانے ملک میں جا رہے ہو۔ یہ سب کس کے حوالے کر رہے ہو تم جہاں جا رہے ہو وہ ملک تمہاری منزل نہیں ہو سکتا۔ اس علاقے میں بھی بہت سی علاحدگی پسند تحریکیں چل رہی ہیں۔ مجھے شبہ ہے کہ ایک دن اس کے مزید ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر تم کہاں جاؤ گے۔ بہتر ہے ابھی فیصلہ کرلو یہیں رہنے کا۔ یہ ملک تمہارا اپنا ملک ہے۔ اس کے سجانے سنوارنے، بنانے اور بچانے کے۔ لئے تمہارے اسلاف نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ کیا تم ان کی قربانیوں کو یوں ہی رائیگاں کردو گے۔ مولانا کی اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ بیشتر خاندانوں نے ہجرت کا فیصلہ بدل دیا۔ مولانا کی قربانیاں اور خدمات

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

M.G.V.C. Arts, Com & Science College
MUDDEBIHAL
-586212
Dt: Vijayapur.

اس قدر وسیع ہیں کہ ایک مقررہ وقت میں ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا آزاد کی تعلیمی خدمات:

آخر کار ہندوستان آزاد ہوا اور مولانا آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بنے۔ آپ نے تعلیمی میدان میں جو پالیسی بنائی ایک کامیاب تعلیمی ڈھانچہ مانا جاتا ہے۔ ساتھ ہی سائنسی تحقیقات کے اعلیٰ ادارے قائم کئے۔ نیوکلیائی (ایٹمی توانائی) مراکز تعمیر کیے اور انڈین کونسل فار ایگری کلچر اینڈ سائنٹفک ریسرچ سینٹر قائم کئے اور دوسری طرف انڈین کونسل فار میڈیکل ریسرچ بنائے۔ جس سے ہندوستانی عوام وخواص جدید تعلیم سے آراستہ ہوں۔ ساتھ ہی انڈین کونسل فار سوشل سائنس ریسرچ اور انڈین کونسل فار ہسٹاریکل ریسرچ قائم کیے۔ ان کے ساتھ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز اور انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل اسٹیڈیز بنائے۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں University Grants)UGC Commission) جیسا ادارہ قائم کیا اور کئی سارے اکاڈمیاں اور کونسلیں بنوائی۔ جو ہمارے لیے آج بھی ان کی بڑی دین مانی جاتی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا آزاد کی سوچ وفکر اور دور اندیش انسان تھے۔ آخر مولانا آزاد ۲۲رفروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال کر گئے۔ عرصہ بعد ۱۹۹۲ء میں حکومت ہند نے انہیں بھارت رتن ایوارڈ سے نوازہ اور ۲۰۰۸ء میں ان کے یوم پیدائش کو یوم تعلیم کی حیثیت سے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو ہر سال نومبر ۱۱ کو یوم تعلیم کے طور پر ملک بھر کے تمام تعلیمی ادارے سرکاری وغیر سرکاری تنظیمیں بڑے احترام کے ساتھ مناتے ہیں۔

حوالہ جات:

۱) غبار خاطر

۲) انڈیا ونس فریڈم۔ ریاض الرحمٰن شیروانی

۳) ابوالکلام آزاد کے تعلیمی تصورات۔ محمد عبدالرزاق فاروقی

۴) مولانا ابوالکلام آزاد۔ احسانات وخدمات۔ حامد اکمل

۵) مولانا آزاد کی شخصیت۔ عباس دھالیوال۔

۶) متحدہ قومی ہماری روایت۔ ڈاکٹر ریاض فاروقی۔

Dr. Abdur Rahim. A Mulla
Asst. Prof. & Head Dept. of Urdu, MGVC Arts.
Com & Science College, Muddebihal,
Dis. Vijaypur (Karnataka)

ڈاکٹر عبدالرحیم اے۔ ملاّ۔
اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ اردو، MGVC آرٹس، کامرس اینڈ
سائنس کالج مدے بہال ضلع۔ وجے پور (کرناٹک)

Maulana Abul Kalam Azad Chair,
Department of English, Dr. Babasaheb Ambedkar Marathwada University, Aurangabad, (MS) India,
Maulana Abul Kalam Azad Research Centre, Aurangabad Municipal Corporation Aurangabad,
Lokseva Education Society's Arts & Sci. College, Aurangabad &
Chishtiya College of Arts & Sci., Khuldabad, Aurangabad
are organising a one day

National Interdisciplinary Seminar on
Literature, Culture and Journalism: A Contemporary Review

(English / Hindi / Marathi & Urdu)

22nd February, 2021

This is to certify that Prof./Dr./Mr./Ms. ***Dr. Abdur Rahim A. Mulla***

Assistant Professor & Head, Dept. of Urdu, MGVC Arts, Commerce & Science College,

Muddebihal, Dist. Vijaypur, Karnataka

participated in the One Day National Seminar held on 22th February 2021. He / She presented a paper entitled

Maulana Abul Kalam Azad - Secular Views of Reconstruction

Dr. Hameed Khan	Dr. Liyakat Shaikh	Mr. Ahmed Tauseef	Dr. Shaikh Aijaz	Dr. Parvez Aslam
Chair Professor	Principal	Managing Director/PRO	Principal	Convener